کلام اللہ میں ارشاد ہوتا ہے وقضی ربك الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا اما یبلغن عندك الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمھما کما ربیٰنی صغیرا ۔ ترجمہ اللہ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اسکے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ سے نیک برتاؤ رکھو۔ اگر تمہارے سامنے کوئی ان میں سے یا دونوں ہی بڑھاپے کو پہونچیں تو اف بھی نہ کہو اور نہ ان کو جھڑکو۔ اور انکے سامنے عزت کے الفاظ بولو انکے آگے اپنے بازوؤں کو نرمی کے ساتھ محبت سے جھکائے رکھو اور اللہ سے دعا کرو اے رب العالمین میرے ماں باپ پر رحم و مہربانی فرما جیسا کہ انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنی عبادت کا حکم کرتا ہے یعنی غیروں کی پرستش سے منع فرماتا ہے اور اپنی عبادت کے بعد ساتھ ہی ساتھ والدین کی خدمت اور ان کے ساتھ اچھی طرح پیش آنے کی تعلیم دیتا ہے حتی کہ ان سے کوئی بات کہنی ہو تو نہایت نرمی سے کہو۔ اور اگر کچھ کہیں تو ان کے سامنے اف بھی مت کرو۔ اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اللہ کی عبادت کے بعد والدین کی خدمت ہم پر فرض ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ماں کی نافرمانی مت کرو (حدیث) ان اللہ حرم علیکم حقوق الامھات تحقیق اللہ نے تم پر ماں کی نافرمانی حرام کی ہے (بخاری و مسلم) آپ کا فرمان ہے کسی کے والدین کو گالی مت دو کیونکہ انہیں گالی دینا اپنے والدین کو گالی دینا ہے (حدیث) قال من الکبائر شتم الرجل والدیہ قالوا یا رسول اللہ ھل یسب الرجل والدیہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسب ابا الرجل فیسب اباہ ویسب امہ فیسب امہ (الحدیث) آنحضرت نے فرمایا ہے کہ اپنے والدین کو گالی مت دو اپنے والدین کو گالی دینا بڑا گناہ ہے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کون اپنے والدین کو گالی دیتا ہے حضرت نے فرمایا ہاں جو دوسرے کے والدین کو گالی دیگا وہ دوسرا اس کے والدین کو گالی دیگا تو یہ گالی اپنے والدین کو دی (بخاری و مسلم) سرور کائنات کا فرمان ہے کہ تم اپنے والدین کو خوش رکھو کیونکہ انکی خوشنودی اللہ کی خوشنودی ہے حدیث قال رضی الرب فی رضی الوالدین (ترمذی) اور آپ فرماتے ہیں کہ والدین کو ناراض نہ کرو کیونکہ انکی ناراضی اللہ کی ناراضی کا سبب ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخط الرب فی سخط الوالدین الخ آپ فرماتے ہیں ماں یا خالہ (ماں کی بہن) کے ساتھ اچھا سلوک کرنا گناہ کا کفارہ ہے۔ حدیث ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اجنبت جنبا عظیما فھل لی من توبۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل لك من ام قال لا قال وھل لك من خالۃ قال نعم قال فبرھا الخ ایک شخص نے نبی کریمؐ کے پاس آکر عرض کیا کہ میں نے ایک بڑا گناہ کیا ہے کیا اسکے لئے توبہ ہے آپ نے فرمایا تیری ماں موجود ہے اسنے کہا نہیں آپنے فرمایا تیری خالہ ہے کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی خالہ کیساتھ سلوک کر اپنی خالہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا تیرے گناہ کا کفارہ ہے (ترمذی)۔ سعد سے مروی ہے اسنے کہا ہملوگ حضرت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک بنی سلمہ میں سے ایک شخص نے دربار نبوی میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ والدین کے مرجانے کے بعد کیا انکے ساتھ سلوک کرنا پھر باقی رہتا ہے تو آپنے فرمایا۔ ان کے لئے استغفار کرنا ان کے ساتھ سلوک کرنا ہے اور آپنے فرمایا ان کے عہد کو نہ توڑنا اور ان کے دوستوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرنا ہے ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ والدین اور انکے

احباب کے ساتھ اچھے برتاؤ و سلوک کرنا باعث جنت اور دوزخ سے بچنا ہے۔ مسلمانو! ہمکو چاہئے کہ جہانتک ہوسکے اپنے والدین کی فرمانبرداری کیلئے ہمہ تن تیار رہیں اور انہیں کسی قسم کی تکلیف حتی الامکان نہ ہونے دیں آج کل مسلمانوں میں اس فرمان خداوندی وفرمان رسول پر عمل متروک ہوتا جارہا ہے اور اسکے بجائے ہر گھر میں جنگ وجدال کا ایک بازار گرم ہے کیا ہمیں معلوم نہیں ہے کہ آنحضرت کی رضاعی ماں حضرت حلیمہؓ کے پاس آتی ہیں تو آپ ان کے لئے چادر مبارک بچھا دیتے ہیں۔ صحابہ کرام آپ کا یہ سلوک دیکھکر متعجب و متحیر رہتے ہیں۔ اندازہ کیجئے جب یہ سلوک رضاعی ماں کیساتھ تھا تو حقیقی ماں کے ساتھ کتنا ہوسکتا ہے۔ لہذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اپنے والدین کے ساتھ نیک برتاؤ اور کامل تعظیم و تکریم سے پیش آئیں۔

محاسن اسلام

(از مولوی لطیف الدین صاحب لطیف بردوی منشی کامل متعلم رحمانیہ)

جمعیۃ الطلبہ کے گذشتہ شاندار انعامی جلسہ میں اردو تقریروں میں یہ تقریر سب سے بہتر قرار دیگئی تھی چنانچہ مقرر کو اول درجہ کا انعام ایک قیمتی فونٹین پن اور ایک چاندی کا قلم ملا تھا۔ ہم ناظرین محدث کی دلچسپی و معلومات کیلئے پوری تقریر دو قسطوں میں شائع کرینگے پہلی قسط حسب ذیل ہے۔ (ایڈیٹر)

معزز حضرات! اصول اسلام میں وہ بہترین محاسن پائے جاتے ہیں جن کا دیگر اقوام عالم میں ڈھونڈھنا بیکار ہے یہی وجہ ہے کہ آج اس ترقی و تہذیب کے زمانے میں جب الحاد کا دور دورہ ہے دنیا بے اختیار اسلام کیطرف بھاگی چلی آرہی ہے۔ فاروق ہیڈلے، خالد شیلڈرک، مسٹر گاباکوئی معمولی ہستیاں نہیں تھیں جو کسی تحریص یا دباؤ سے متاثر ہوکر اسلام قبول کرلیتیں اسلامی اصول اپنے اندر وہ پختگی اور استحکام رکھتے ہیں جس نے اغیار کو مجبوراً اپنے آگے جھکنے پر مجبور کردیا ہے۔ دیگر مذاہب کے مقابلے میں اسلام کے محاسن پیش کرنے سے پہلے مذہبی احکام کی ایسی ہمہ گیر تقسیم کرنا چاہئے جس کے دائرے میں ہر ایک مذہب کے احکام آجائیں۔

مذہبی احکام میں سخت غور و فکر کرنے کے بعد ہمیں ایک کثیر حصہ ان تعلیمات کا نظر آتا ہے جو ایک قادر مطلق ہستی اور ایک فوق العقول طاقت سے متعلق ہوتا ہے اس حصہ میں بعض احکام ایسے ہوتے ہیں جن پر ہمارے جسم و مال کا کوئی علاقہ نہیں ہوتا بلکہ ان سے مقصود صرف تزکیہ نفس اور حصول صفائی روح ہوتا ہے ان کو مذہبی زبان میں عقائد کے نام سے موسوم کرتے ہیں برخلاف اسکے بعض ایسے احکام بھی ہوتے ہیں جن سے ہمارے مال وجان پر بھی کچھ نہ کچھ اثر ضرور پڑتا ہے ان کو عبادات کہتے ہیں۔ ان کے علاوہ مذہبی تعلیمات کا ایک بڑا حصہ انسان کے باہمی تعلقات سے وابستہ ہوتا ہے۔ یہ حصہ بھی دو حیثیتوں سے خالی نہیں یا تو وہ احکام قانونی حیثیت رکھتے ہونگے یا نہیں پہلی صورت معاملات کی ہے اور دوسری صورت کا نام اخلاق ہے۔ الغرض مذہبی احکام ان چار مراتب عقائد، عبادات، معاملات اور اخلاق سے متجاوز نہیں ہوسکتے دنیا کے کسی مذہب کو لے لیجئے اس کے احکام انہیں چار اقسام میں منحصر ہونگے